روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

پیر 16 نومبر 2009ء 27 ذیقعد 1430 ہجری 16 نبوت 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 259

جس کے اخلاق اچھے ہیں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔ مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین سلوک کرتا ہے۔

﴿جامع ترمذی کتاب الرضاع باب فی حق المرءۃ حدیث نمبر:1082﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہماری جماعت کو مناسب ہے کہ وہ اخلاقی ترقی کریں۔ کیونکہ الاستقامۃ فوق الکرامۃ مشہور ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی ان پر سختی کرے تو حتی الوسع اس کا جواب نرمی اور ملاطفت سے دیں۔ تشدد اور جبر کی ضرورت انتقامی طور پر بھی نہ پڑنے دیں۔

انسان میں نفس بھی ہے اور اس کی تین قسم ہیں۔ امارہ' لوامہ' مطمئنہ ' امارہ کی حالت میں انسان جذبات اور بے جا جوش کو سنبھال نہیں سکتا اور اندازہ سے نکل جاتا اور اخلاقی حالت سے گر جاتا ہے' مگر حالت لوامہ میں سنبھال لیتا ہے مجھے ایک حکایت یاد آئی جو سعدی نے بوستان میں لکھی ہے کہ ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا۔ گھر آیا تو گھر والوں نے دیکھا کہ اسے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ ایک بھولی بھالی چھوٹی لڑکی بھی تھی وہ بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اس نے جواب دیا بیٹی! انسان سے کتپن نہیں ہوتا۔ اسی طرح سے انسان کو چاہئے کہ جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کتپن کی مثال صادق آئے گی۔ خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا' مگر ان کو اعرض عن ......(الاعراف:200) کا ہی خطاب ہوا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں اور گالیاں' بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں' مگر اس خلق مجسم ذات نے اس کے مقابلہ میں کیا کیا۔ ان کے لئے دعا کی اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اس پر حملہ نہ کر سکیں گے! چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور کے مخالف آپ کی عزت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل وخوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔ غرض یہ صفت لوامہ کی ہے۔ جو انسان کشمکش میں بھی اصلاح کر لیتا ہے۔ روزمرہ کی بات ہے اگر کوئی جاہل یا اوباش گالی دے یا کوئی شرارت کرے جس قدر اس سے اعراض کرو گے اسی قدر اس سے عزت بچا لو گے اور جس قدر اس سے مٹھ بھیڑ اور مقابلہ کرو گے تباہ ہو جاؤ گے اور ذلت خرید لو گے۔ نفس مطمئنہ کی حالت میں انسان کا ملکہ حسنات اور خیرات ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا اور ماسوی اللہ سے بکلی انقطاع کر لیتا ہے۔ وہ دنیا میں چلتا پھرتا اور دنیا والوں سے ملتا جلتا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ یہاں نہیں ہوتا۔ جہاں وہ ہوتا ہے وہ دنیا اور ہی ہوتی ہے۔ وہاں کا آسمان اور زمین اور ہوتی ہے۔

......اب آپ سوچ لیں کہ جو میرے ساتھ تعلق رکھ کر اس وعدہ عظیم اور بشارت عظیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں کیا وہ وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو امارہ کے درجہ میں پڑے ہوئے فسق وفجور کی راہوں پر کاربند ہیں؟ نہیں' ہرگز نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کی سچی قدر کرتے ہیں اور میری باتوں کو قصہ کہانی نہیں جانتے' تو یاد رکھو اور دل سے سن لو۔ میں ایک بار پھر ان لوگوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور وہ تعلق کوئی عام تعلق نہیں' بلکہ بہت زبردست تعلق ہے......پس ایسی صورت اور حالت میں تم خوب دھیان دے کر سن رکھو کہ اگر اس بشارت سے حصہ لینا چاہتے ہو اور اس کے مصداق ہونے کی آرزو رکھتے ہو اور اتنی بڑی کامیابی (کہ قیامت تک مکفرین پر غالب رہو گے) کی سچی پیاس تمہارے اندر ہے تو پھر اتنا ہی میں کہتا ہوں کہ یہ کامیابی اس وقت تک حاصل نہ ہو گی جب تک لوامہ کے درجہ سے گزر کر مطمئنہ کے مینار تک نہ پہنچ جاؤ۔

اس سے زیادہ اور میں کچھ نہیں کہتا کہ تم لوگ ایک ایسے شخص کے ساتھ پیوند رکھتے ہو جو مامور من اللہ ہے۔ پس اس کی باتوں کو دل کے کانوں سے سنو اور اس پر عمل کرنے کے لئے ہمہ تن تیار ہو جاؤ۔ تاکہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اقرار کے بعد انکار کی نجاست میں گر کر ابدی عذاب خرید لیتے ہیں۔

﴿ملفوظات جلد اول ص 64﴾

بیوت الذکر کو آباد رکھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اراکین مجلس شوریٰ 2009ء کے نام اپنے پیغام میں بیوت الذکر کی آبادی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

''مالی قربانی میں تو ماشاء اللہ پاکستان کے احمدیوں نے دنیا کی تمام جماعتوں کو پیچھے چھوڑ دیا ہے لیکن (بیوت الذکر) کی آبادی کی طرف توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ اس میں آپ کو صف اول میں کھڑا کر دے''۔

﴿باقی صفحہ 8 پر﴾

ضرورت محررین

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں محررین درجہ اول اور دوم کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں، اور محنت سے کام کرنا چاہتے ہوں اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہش مند ہوں۔

تعلیمی قابلیت

محررین درجہ اول:۔ بی اے، بی ایس سی (کم از کم 45% نمبر)

محررین درجہ دوم:۔ ایف اے، ایف ایس سی (کم از کم 45% نمبر)

﴿باقی صفحہ 7 پر﴾

نتیجہ امتحان سہ ماہی سوم 2009ء

﴿زیر اہتمام: قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان﴾

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام امتحان سہ ماہی سوم 2009ء میں پاکستان بھر سے 810 مجالس کے 12,740 انصار نے شمولیت کی۔ اس کے نصاب میں حقیقۃ الوحی نصف اول شامل تھی۔ 287 انصار نے یہ امتحان نمایاں کامیابی ''خصوصی گریڈ اے'' میں پاس کیا۔ ﴿باقی صفحہ 7 پر﴾

مکرم ملک منیر احمد صاحب ناظم اجتماع مجلس انصار اللہ جاپان

چوتھا سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جاپان

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ جاپان کو اپنا چوتھا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس اجتماع کیلئے جاپان کے مشہور فوجی پہاڑ کے قریب نیشنل یوتھ سنٹر میں ایک سال قبل ہی بکنگ کرادی گئی تھی۔

امسال بھی تینوں ذیلی تنظیموں نے یہ اجتماع باہم مل کر منعقد کیا۔ سنٹر کی انتظامیہ کے ساتھ شروع سال سے ہی میٹنگز وغیرہ کر کے ضروری معلومات مہیا کی گئیں سنٹر میں رہائش وغیرہ کے قوانین اور مقررہ ضابطہ کی پابندی کی کوشش کی گئی۔ پھر کھانے کیلئے ریستوران والوں سے میٹنگ کرنی ہوتی ہے جس میں ہمارے لئے وہ سپیشل کھانا تیار کرتے ہیں۔

اس سال چاروں تنظیموں کی حاضری بھی اچھی رہی رہائش کیلئے کمروں کا اچھا انتظام تھا۔ جاپان میں صفائی کا معیار بہت اعلیٰ ہے۔

10 ر اکتوبر کی شام سے سب لوگ قافلوں کی صورت میں مقام اجتماع میں اکٹھا ہونے شروع ہوگئے۔ مکرم انیس احمد ندیم صاحب نیشنل صدر و مربی انچارج جاپان اور ناگویا سے آنے والے اکثر دوست شام کو ہی تشریف لے آئے تھے۔ مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ بھی تشریف لا چکی تھیں، لہٰذا تینوں تنظیموں نے باہم مشورہ سے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

11 ر اکتوبر کا آغاز نماز تہجد سے ہوا نماز فجر کے بعد درس القرآن ہوا۔ اس کے بعد مکرم مبشر احمد زاہد صاحب صدر مجلس انصار اللہ نے تمام حاضرین کو اجتماع میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے اور مقام اجتماع میں السلام علیکم کو رواج دینے کی تاکید کی۔

افتتاحی تقریب ایک بڑے ہال میں 9 بجکر 45 منٹ پر شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد عہد انصار اللہ صدر مجلس اور عہد خدام الاحمدیہ مکرم ظفر احمد ظفری صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے دہرایا۔ اس کے بعد مکرم انیس احمد صاحب ندیم مربی انچارج و نیشنل صدر جماعت جاپان نے افتتاحی تقریر کی۔

آپ نے پہلے جاپانی زبان میں خطاب کیا اس کے بعد آپ نے اُردو میں تمام حاضرینِ اجتماع سے خطاب کیا آپ نے تمام احباب کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے جاپان کو اپنا جماعتی ترجمان رسالہ ''النور'' شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔

آپ نے تمام حاضرین اجتماع کو اس اجتماع کو ایک باوقار مثالی اور بہترین اجتماع منعقد کرنے کی نصائح کیں اور پھر دُعا کے ساتھ یہ افتتاحی پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس کے بعد سب مجالس نے اپنے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے۔ مجلس انصار اللہ نے تلاوت قرآن کریم، نظم، تقریر، فی البدیہہ تقریر، پرچہ نصاب مقابلہ پیغام رسانی، مشاہدہ و معائنہ منعقد کروائے۔ جس میں تمام انصار بھائیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے سب انصار باقاعدہ تیاری کے ساتھ شامل ہوئے اور فاستبقوا الخیرات کا منظر دیکھنے میں آیا۔ علمی مقابلہ جات میں سب سے دلچسپ مقابلہ ''قرآن کریم کوئز'' تھا جو مجلس ٹوکیو اور ناگویا کے مابین ہوا۔

اس کے بعد دوسرا مقابلہ فی البدیہہ تقریر کا تھا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ لمبی چھلانگ، تیز چلنے اور دوڑنے کے مقابلہ جات منعقد ہوئے اور انصار نے ان تمام مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لیا۔ ورزشی مقابلہ جات کا دلچسپ پہلو مقابلہ فٹ بال کا میچ تھا جو مجلس خدام الاحمدیہ جاپان اور مجلس انصار اللہ جاپان کے مابین کھیلا گیا۔ خدام نے اس میں اپنے بزرگوں سے ذرا بھر بھی رعایت نہ کی اور بڑے تکنیکی انداز سے میچ میں فتح حاصل کی۔

پہلے دن بقیہ علمی مقابلہ جات نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد منعقد ہوئے۔ جس کے بعد انصار اللہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ہوا جو رات 11:00 بجے تک جاری رہا۔

12 ر اکتوبر کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔ پھر صدر مجلس انصار اللہ نے جاپانی اور اُردو زبان میں حاضرین اجتماع کو سنٹر کی رہائش کو بہترین صفائی کے ساتھ واپس کرنے کی ہدایات دیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر ممبر نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اس کے بعد اختتامی پروگرام بھی مجلس خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اور انصار اللہ نے اکٹھے منعقد کیا۔ اس پروگرام کی صدارت بھی محترم مربی انچارج صاحب نے کی۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد اس کا جاپانی ترجمہ پیش کیا گیا اور پھر نظم ہوئی۔ بعد ازاں مکرم انیس احمد ندیم صاحب نے پہلے انصار میں اوّل اور دوئم آنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد خدام الاحمدیہ کے تقسیم انعامات کی کاروائی کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ آخر میں مکرم مبشر احمد زاہد صاحب صدر مجلس انصار اللہ جاپان نے تقریر کی محترم صدر صاحب نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مکرم ظفر احمد ظفری صاحب اور مکرم انیس احمد ندیم صاحب مربی انچارج جاپان کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے مختصر سی تقریر کی اور تمام انصار، خدام کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں مکرم مربی صاحب انچارج جاپان نے اجتماع کو بہترین اجتماع قرار دیا اور کہا کہ آئندہ بھی سب مل جل کر کام کریں اور اسی طرح ہمیشہ خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں خدا تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اس کے بعد آپ نے دُعا کروائی اور یہ سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

17 نومبر 2009ء

1-35 am	لقاء مع العرب
2-40 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
2-55 am	فرنچ کلاس
3-15 am	طلباء جامعہ احمدیہ کے ساتھ
4-15 am	طب وصحت
4-55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 نومبر 2009ء
5-35 am	جلسہ سالانہ قادیان
6-35 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-50 am	تلاوت، درس حدیث، ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-45 am	فرنچ پروگرام
8-10 am	لقاء مع العرب
9-10 am	طب وصحت
9-50 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
10-05 am	فرنچ ملاقات 30 نومبر 1998ء
11-05 am	جلسہ سالانہ سیکنڈے نیوین 2005ء
12-00 pm	تلاوت، درس ملفوظات
1-00 pm	بستان وقف نو
2-00 pm	سوال وجواب
3-00 pm	سپیکٹرم: ربوہ رپورٹ
3-25 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
4-00 pm	انڈونیشین سروس
5-00 pm	سندھی سروس
6-10 pm	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
7-10 pm	یسرنا القرآن
7-40 pm	بنگلہ پروگرام
8-40 pm	مجلس انصار اللہ یو کے اجتماع
9-40 pm	بستان وقف نو
10-35 pm	سوال وجواب
11-30 pm	یسرنا القرآن

18 نومبر 2009ء

12-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
12-30 am	عربی سروس
1-35 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 نومبر 2009ء (عربی زبان)
2-35 am	ایم۔ٹی۔اے بین لاقوامی خبریں
3-10 am	بستان وقف نو
4-00 am	مجلس انصار اللہ اجتماع
4-55 am	انتخاب سخن
6-00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-15 am	تلاوت
6-25 am	یسرنا القرآن
6-55 am	لقاء مع العرب
7-00 am	سپیکٹرم: ربوہ رپورٹ
7-25 am	عربی سیکھئے
7-40 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
7-55 am	سوال وجواب
8-50 am	انتخاب سخن
9-55 am	مجلس انصار اللہ اجتماع
12-05 pm	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-55 pm	چلڈرن کلاس
2-00 pm	ہومیو پیتھی
2-30 pm	سوال وجواب
3-25 pm	انڈونیشین سروس
4-25 pm	سواحیلی سروس
5-30 pm	تلاوت، درس حدیث
5-50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مارچ 1985ء
7-05 pm	بنگلہ پروگرام
8-10 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
9-25 pm	چلڈرن کلاس
10-30 pm	سوال وجواب
11-30 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-45 pm	درس حدیث
11-55 pm	عربی سروس

19 نومبر 2009ء

1-00 am	لقاء مع العرب
2-00 am	ایم۔ٹی۔اے بین الاقوامی خبریں
2-30 am	چلڈرن کلاس

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ✿ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ✿ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر ربوہ ✿ قیمت 5 روپے

حضرت مسیح موعود بار بار اپنی کتب پڑھنے اور قادیان آنے پر زور دیتے تھے

خدا تعالیٰ نے آپ پر نور، ہدایت، معارف اور حقائق کے افضال و انعام کئے ہیں

جن لوگوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی وہ دین سے واقفیت پیدا کریں

خطبہ جمعہ: حضرت مصلح موعود۔ فرمودہ 15 جون 1917ء

حضور نے تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ الناس کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ ایک امر جس کے متعلق حضرت مسیح موعود ہمیشہ زور دیتے تھے میں دیکھتا ہوں کہ اس کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہاں کی اور باہر کی جماعتیں اس پر پوری پوری توجہ کریں۔

میری طبیعت کئی دن سے خراب ہے۔ نزلہ سینہ پر گرتا ہے جس سے بخار اور سردرد بھی ہو گیا ہے اور کھانسی بھی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو میرا ارادہ ہے کہ اس مضمون کو کئی حصوں میں تقسیم کر کے آئندہ مفصل بیان کروں۔ لیکن اس وقت میں جماعت کو ادھر متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور مختصراً اس بات کو بیان کر دیتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود کے آنے کی غرض یہ ہے کہ وہ نور اور ہدایت جو لوگوں کو خداوند کریم کی طرف سے دیا گیا تھا اور جس سے وہ ناواقف ہونے کی وجہ سے دشمنوں کا شکار ہو جاتے تھے۔ دوبارہ دیا جائے......کو جو ضعف پہنچا ہے وہ نہ صرف اس لئے کہ......میں علم کی کمی ہے بلکہ اس لئے بھی کہ ان میں روحانیت کی بھی جو......کی جان ہے کمی ہو گئی ہے۔ پس جب......میں نہ......کی حقیقت کے سمجھنے کا علم ہے نہ روحانیت تو اگر وہ غیروں کا شکار ہوں یا دوسروں کی طرف جھکنے لگیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔

حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ میرے آنے کی غرض یہ ہے کہ ان صداقتوں کی طرف لوگوں کو متوجہ کروں۔ جو......میں پائی جاتی ہیں۔ اسی لئے آپ بار بار اپنی کتب کے پڑھنے اور کثرت کے ساتھ قادیان آنے پر زور دیا کرتے تھے۔ مگر بہت سے لوگ ہیں جو کتب نہیں پڑھ سکتے۔ ان کے لئے قادیان آنا اس لئے بہت زیادہ مفید ہے کہ یہاں پر زبانی طور پر ان کو کامل علم ہو جائے۔ لیکن جو لوگ کتب پڑھ سکتے ہیں وہ کتابوں کو بھی پڑھیں اور قادیان بھی آئیں۔ کیونکہ اکثر مضامین تحریر میں اختصار کے ساتھ لکھے جاتے ہیں لیکن زبانی طور پر تفصیل سے بیان ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جس قدر حضرت مسیح موعود پر افضال و انعام اور معارف اور حقائق کھولے ہیں اور جو صداقتیں......میں پائی جاتی ہیں۔ وہ آپ کی کتب میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت......کی حفاظت کا یہی انتظام فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا اور آپ پر اپنے انعامات کے دروازے کھول دیئے۔ پس بغیر ان کتب کو بار بار پڑھے اور قادیان میں کثرت سے آنے کے ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں۔ جب تک کہ سلسلہ سے کماحقہ واقفیت نہ پیدا ہو۔ مثلاً کوئی شخص کسی ایسے اعلیٰ درجہ کے مکان میں داخل ہو جس کی کوئی نظیر نہ ہو۔ مگر داخل ہوتے ہی آنکھیں بند کر لے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ اس مکان کی خوبصورتی کو نہ تو دیکھ سکتا ہے اور نہ اس سے کچھ لطف اٹھا سکتا ہے یا اسی طرح کوئی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کا لیمپ ہو اس کی روشنی سے ایک ایسا شخص تو فائدہ اٹھا سکے گا جو اس سے بہت فاصلہ پر ہو۔ مگر وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا جو قریب بیٹھا ہوا گر اپنی آنکھیں بند کر لے۔ ایسا انسان تو خواہ اپنا منہ لیمپ کے اندر بھی لے جائے تو بھی اس کی روشنی سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ یہی حال ہے ایسے انسان کا جو سلسلہ میں تو داخل ہو مگر اپنی آنکھوں سے کام نہ لے اور ان معارف اور حقائق کو نہ دیکھے جو خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ میں رکھے ہیں کیونکہ اس وقت تک کسی خدائی سلسلہ میں داخل ہونا یا امام اور خلیفہ کی بیعت کرنا کوئی بات نہیں۔ جب تک کہ آنکھوں کو کھول کر ان صداقتوں سے فائدہ نہ اٹھایا جائے جو اس سلسلہ کے امتیازات ہوں اور ان باتوں سے واقف نہ ہو جائیں جو اس میں موجود ہوں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے مخالفین سے نہ ملو۔ میرے نزدیک یہ غلط ہے۔ ان کو سمجھانے اور حق پہنچانے کے واسطے تو ملو۔ لیکن اس غرض سے نہ ملو کہ تم ان سے کسی قسم کا کوئی فائدہ حاصل کرنے کی توقع یا امید رکھو۔ جو لوگ یہ طاقت رکھتے ہوں کہ ان کو سمجھا سکیں اور ان کے اعتراضات کا جواب دے سکیں۔ وہ ضرور ملیں۔ کیونکہ ان کا فرض ہے کہ انہیں حق پہنچائیں۔ ایسے لوگوں کا اپنے مخالفین سے نہ ملنا اپنے ایمان کی حفاظت کرنا نہیں ہے اور نہ اس طرح ایمان کی حفاظت ہو سکتی ہے۔ بلکہ ایمان کی حفاظت اپنے مذہب سے پورا واقف ہونے اور اپنے دعاوی کے ثبوت میں دلائل رکھنے سے ہوتی ہے۔ دیکھو اگر ہم غیر احمدیوں اور غیر مبائعین سے ملنا چھوڑ دیں۔ تو ان لوگوں کو حق کس طرح معلوم ہو اور ہماری جماعت کس طرح ترقی کرے۔ لیکن ملنا اس وقت مفید ہو سکتا ہے جبکہ ملنے کی طاقت بھی ہو۔ ورنہ وہ شخص جو چارپائی سے بھی نہ اٹھ سکتا ہو۔ وہ کسی زور آور کا کیا مقابلہ کر سکے گا۔ یا وہ شخص جس کا جسم زخموں سے چھلنی ہو۔ وہ میدان میں نکل کر کیا بہادری دکھلائے گا۔ ایسے آدمی کا تو میدان میں جانا دشمن کو نقصان پہنچانے کی بجائے اپنی جان کو نقصان پہنچانا ہے پس دشمن سے مقابلہ کرنے سے پہلے اپنے اندر طاقت اور قوت پیدا کرنی چاہئے۔ اور پھر مقابلہ کے لئے نکلنا چاہئے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو اپنے مخالفین سے مقابلہ کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنی چاہئیں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہؐ کا مطالعہ کرنا چاہئے اور اور کتب جو یہاں سے کسی کے مقابلہ میں لکھی جاتی ہیں۔ ان کو پڑھیں اور نہ صرف پڑھیں بلکہ ان کو غور سے پڑھ کر ان کے حقائق کو از بر کریں۔ پھر میدان میں نکلیں اور غیروں کو سمجھانے کی کوشش کریں۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ اپنی کتب کو پڑھا ہی نہ جائے۔ ان کے حقائق اور معارف سے واقفیت ہی نہ ہو اور اپنی کمزوری کو چھپانے کے لئے غیروں سے مقابلہ کرنے کیلئے ہی نہ نکلیں۔ ایسے لوگوں کو فوراً اپنے اس نقص کو دور کرنا چاہئے اور حضرت مسیح موعود کی کتب کو پڑھنا اور ان سے واقف ہونا چاہئے۔ کیونکہ ہر ایک شخص کا فرض ہے کہ پہلے وہ خود اپنے مذہب کو سمجھے اور اس کی سچائی کے دلائل معلوم کرے۔ پھر کسی دوسرے کے سامنے رکھے اور یہی وہ طریق ہے جو صداقت کے پھیلانے کا موجب ہو سکتا ہے۔ اگر تمام لوگ اس کو عمل میں لاتے۔ تو کبھی یہ اختلاف جو تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے، نہ پیدا ہوتا۔ لیکن افسوس کہ اکثر ایسا نہیں کرتے۔ اگر کوئی شخص اپنے طور پر نہ سمجھ سکے تو اس کا فرض ہے کہ دوسروں سے جو دین سے واقف ہیں دریافت کرے نہ یہ کہ سمجھنے کی کوشش ہی نہ کرے۔ پس تم لوگ خود سمجھو اور دوسروں سے دریافت کرو اور پھر غیروں کو سمجھاؤ۔

پس دین سے پوری پوری واقفیت خوب توجہ سے اور نہایت جلد پیدا کرو اور سب کے سب دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہو جب تک اس طرح نہ ہوگا۔ تمام جہان پر صداقت نہ پھیل سکے گی......

خدا تعالیٰ نے سورۃ الناس میں تین صفات الٰہیہ سے پناہ منگائی ہے اور اس طرح یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وسوسہ کے دور کرنے میں کون سی صفات کام کرتی ہیں۔ پس پہلے ان صفات کو اپنے اندر جلوہ گر کرو اور پھر وساوس اور شکوک کے دور کرنے کے لئے نکلو۔ پہلے ربوبیت ہو۔ یعنی انسان آہستہ آہستہ ترقی کرتا اور بڑھتا جائے۔ جس طرح رب کے معنے ہیں بدرتج ترقی دینے والا۔ اسی طرح جب انسان صفت ربوبیت کو اپنے اندر پیدا کرلے گا تو یہ بھی اپنے علم کو آہستہ آہستہ ترقی دیتا جائے گا۔ پھر ربوبیت سے بڑھ کر ملکیت ہے۔ جس طرح بادشاہ فیصلہ کرتا ہے اسی طرح تم بھی خدا کی صفت ملکیت کے فیضان کو اپنے اوپر جاری کرو اور فیصلہ کرنے کی قوت اپنے اندر پیدا کرو۔ اس کے بعد صفت الوہیت کی چادر کو اپنے اوپر لے لو۔ جب یہ حالت ہو جائے گی تو پھر کوئی مخالف طاقت اثر نہ کر سکے گی۔ بلکہ فرمانبرداری کرنے پر مجبور ہوگی۔

عیسائیوں نے اس حقیقت کو نہ سمجھنے کے سبب سے حضرت مسیحؑ کو خدا اور خدا کا بیٹا کہہ دیا حالانکہ اس وجہ سے اگر یہ درجہ کسی انسان کو دیا جا سکتا تو وہ آنحضرت ﷺ ہوتے۔ کیونکہ آپؐ پر شیطان کا کوئی اثر نہ ہو سکتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ میرا شیطان مسلمان ہو گیا ہے۔ (صحیح مسلم کتاب صفات المنافقین و احکامھم باب تحریش الشیطان و ان مع کل انسان قرینا) پس یہ تیسرا کمال کا درجہ ہے اور یہاں شیطان کا کوئی داؤ کام نہیں کر سکتا اور وہ کوئی وسوسہ نہیں ڈال سکتا بلکہ خود اس کو ایسے انسان کی فرمانبرداری کرنی پڑتی ہے۔

نبی کریم ﷺ خدا نہیں تھے مگر آپؐ نے صفت الوہیت کو اپنے اندر اس قدر لیا کہ خدا تعالیٰ نے بھی کہہ دیا۔ قُلْ یَا عِبَادِیُ (الزمر: 53) کہوا ے میرے بندو! (آل عمران ; 22) اگر خدا سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ پس رسول کریم ﷺ اس قدر اس صفت میں رنگین ہوئے کہ آپؐ کے متعلق یہ الفاظ کہہ دیئے گئے۔ یہ اسی لئے تھا کہ آپ نے الوہیت کی چادر کو اپنے اوپر لے لیا۔

باقی صفحہ 4 پر

مکرم عبدالرشید غنی صاحب

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے نبی ﷺ ہم نے تجھے تمام دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ تمہاری رحمت کا دائرہ صرف اہل قریش، یا عرب کے لئے مخصوص نہیں۔ نہ ہی کسی خاص وقت تک کے لئے محدود ہے۔ بلکہ ہر قوم، ہر ملک، ہر قسم کی مخلوق اور ہر وقت کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ سے علی الاعلان یہ کہلوایا کہ:

اے رسول! تمام لوگوں کو یہ بتا دو کہ میں تم سب کی طرف خدا تعالیٰ کا رسولؐ بن کر آیا ہوں۔

(سورۃ اعراف)

اسی طرح سورۃ سبا میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

اے نبی ہم نے تجھے تمام بنی نوع انسان کے لئے (جن میں سے ایک بھی تیرے حلقہ رسالت سے باہر نہ رہے ایسا رسول بنا کر بھیجا ہے) جو مومنوں کو خوشخبری دیتا اور کافروں کو ہوشیار کرتا ہے لیکن انسانوں میں سے اکثر اس حقیقت سے واقف نہیں۔

مندرجہ بالا آیات سے عیاں ہے کہ رسول اکرم ﷺ دنیا کے تمام لوگوں کی طرف رسول بن کر آئے۔ خواہ کسی بھی قوم یا ملک سے تعلق رکھنے والے ہوں۔ خواہ ان کا رنگ کیسا ہی ہو۔ یا ان کا مذہب رسولؐ اللہ کی آمد سے پہلے کچھ ہی ہو۔ آپؐ ان سب کے لئے مجسم رحمت اور سلامتی بن کر آئے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب کے انبیاء اپنی اپنی قوم، ملک اور ایک خاص وقت کے لئے آئے۔ انہوں نے اپنا دائرہ رحمت صرف اپنی قوم اور ملک تک محدود رکھا۔ لیکن ہمارے رسول! سرور کائنات فخر موجودات افضل الانبیاء رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا فیضان رحمت ہر آن، ہر قوم اور ہر ملک پر جاری ہے۔

مثلاً رسولؐ اللہ غلاموں کے لئے رحمت بن کر آئے۔ رسولؐ اللہ کی آمد سے پہلے عرب میں صدیوں سے جہالت اور گمراہی کا عمیق اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ وہاں پر ایسی بدترین قسم کی غلامی چھائی ہوئی تھی۔ جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں کہیں بھی نہیں ملتی۔ رسولؐ اللہ نے غلامی کو ہمیشہ ہمیش کے لئے اکھاڑ پھینک ڈالا۔

کسی قوم کا روحانی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ دنیا سے غلامی کو مٹائے اور مساوات قائم کرے آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا تاکیدی حکم دیا اور فرمایا جو کچھ تم خود کھاؤ وہی یا ویسا ہی ان کو کھلاؤ اور جو کچھ تم خود پہنو وہی ان کو پہننے کے لئے دو۔ رسولؐ اللہ نے ایسے آسان اور قابل عمل قانون مقرر فرمائے جن سے کہ ان کا آزاد ہونا نہایت آسان ہو گیا۔ مثلاً غلام جب بھی آزاد ہونا چاہے وہ اپنے آقا کو کچھ رقم (جو اس کی استطاعت کے مطابق ہو) دے کر یا دینے کا وعدہ کر کے آزاد ہو سکتا تھا۔ اس سلسلے میں رسول اکرمؐ نے اعلیٰ اور بلند نمونہ صحابہؓ کے سامنے پیش کیا۔ جس کو صحابہؓ کرام نے مکمل طور پر اپنایا جس کے نتیجہ میں آپؐ نے غلامی کو جڑ سے اکھاڑ کر مسلمانوں کو ہر لحاظ سے بام عروج پر پہنچایا۔

پھر رسولؐ اللہ عورتوں کے لئے رحمت بن کر آئے۔ اس وقت کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ عورت سے جو سلوک کیا جاتا تھا۔ وہ کسی صورت میں بھی غلاموں کے سلوک سے کم نہ تھا۔ لڑکی کا کسی گھر میں پیدا ہونا باعث ذلت خیال کیا جاتا تھا۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا ان کا معمول بن چکا تھا۔ جس کا نقشہ قرآن کریم میں اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ جب کبھی بھی ان میں سے کسی کو لڑکی کی پیدائش کے بارے میں خبر دی جاتی ہے تو ان کا منہ سیاہ اور وہ نہایت رنجیدہ ہو جاتے ہیں۔

ان حالات کے باوجود اگر کوئی لڑکی شومئی قسمت سے پروان چڑھ جاتی تو اس کا جینا موت سے بدتر ہوتا تھا۔ ورثہ میں حق کے ملنے کا تو سوال ہی کیا؟ وہ تو ترکہ میں بانٹی جاتی تھی۔ عورت کی تحقیر و توہین جو اس زمانہ میں تھی۔ اس کی مثال کسی اور زمانے کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ان حالات میں خدا کا رسولؐ!!! ہزار ہزار سلام اور درود ہوں اس پر!!! اس مظلوم و بے کس و بے نوا مخلوق خدا کے لئے ایک رحمت بن کر آتا ہے اور وہ سینہ سپر ہو کر ان کا حامی ہو جاتا ہے اور تمام لوگوں کو ڈنکے کی چوٹ پہ بتاتا ہے کہ ان کے بھی وہی جذبات اور احساسات ہیں۔ جن کے تم مالک ہو اور ان کو بھی وہی قوت ذکر اور قوت خیال عطا کی گئی ہے۔ جو تمہیں عنایت ہوئی ہے۔ وہ ان کو ان کے تمام حقوق دلواتا ہے۔ ان کو معاشرہ میں ایک باعزت مقام قائم کرتا ہے اور ان تمام بدترین مظالم سے ان کو نجات دلواتا ہے جن کا تصور کر کے بھی انسان کی روح کانپ اٹھتی ہے۔

آپ نے لڑکیوں کی بااحسن طریق پرورش کرنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ لڑکیوں کی اچھی طرح پرورش! انسان کو دوزخ کی آگ سے بچاتی ہے۔ ایک اور جگہ آپؐ نے فرمایا کہ وہ شخص جو اپنی دو لڑکیوں کی اعلیٰ اور اچھے طریق سے پرورش کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ایسے ہی ہو گا جیسے ایک ہاتھ کی دو انگلیاں۔ آپ نے خود اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ سے نہایت ہمدردی اور کامل پدرانہ محبت و شفقت کا سلوک کیا۔ وہ جب بھی آپؐ کو ملنے کے لئے تشریف لاتیں تو آپؐ کھڑے ہو جاتے اور اگر آپ کہیں تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں ان سے ملتے اور جب واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے ملتے تا کہ جدائی کا وقت کم سے کم ہو۔

پھر آپؐ نے والدہ کی خدمات اور عزت کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ بلکہ قرآن مجید نے تو والدین کے حق میں یہ دعا کرتے رہنے کا حکم دیا ہے کہ اے میرے رب! ان (والدین) پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ والدین کی خدمت ان سے حسن سلوک اور ان کے حق میں دعائیں کرتے رہنا انسان کی عاقبت اور دنیا دونوں کو سنوار دیتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی رسول کریم ﷺ نے بیوی سے حسن سلوک کا سختی سے حکم دیا۔ آپؐ نے صریحاً فرمایا کہ تم میں سے وہ انسان بہتر ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہے۔

سو رسول اکرم ﷺ نے عورت کو نہ صرف ان ناروا ظلم و ستم سے جو اس پر جاری تھے چھڑوایا بلکہ اس کی زندگی کے تمام مراحل اس کے لئے آسان کر ڈالے۔ اس کا دنیا میں آنا ایک باعزت آنا اور اس کی زندگی ایک باعزت زندگی بنائی۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے جو کہ حضرت مسیح موعود کی بڑی صاحبزادی ہیں اپنی ایک نظم میں فرماتی ہیں۔

عورت ہونا تھی سخت خطا تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا تا مرگ سزائیں پاتی تھی
گویا تو کنکر پتھر تھی احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر ترکہ میں بانٹی جاتی تھی
وہ رحمت عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلواتا ہے
ان ظلموں سے چھڑواتا ہے
بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمدؐ مصطفیٰ نبیوں کا سردار

(درعدن)

یعنی اس احسان عظیم کے بدلے میں جس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ عورتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے پیارے نبی ﷺ پر دن میں ان گنت دفعہ درود بھیجتی رہیں۔ یہ صرف رسول اکرم ﷺ تھے جنہوں نے عورت کو ایک باعزت علیحدہ اور خود مختار مقام عطا فرمایا اور اسے وراثت میں حقدار بنایا۔

رسولؐ اللہ نہ صرف بنی نوع انسان کے لئے رحمت تھے۔ بلکہ ہر وہ چیز جو اس کائنات عالم میں پائی جاتی ہے۔ وہ آپؐ کے فیض رحمت سے مستفید ہو رہی ہے۔ ویسے تو سب نبی ہی رحمت کے وجود بن کر دنیا میں آئے مگر وہ رحمت تھے اپنی قوم کے لئے اپنے ملک کے لئے اور اپنے وقت کے لئے لیکن ہمارے رسولؐ دنیا کے تمام لوگوں کے لئے رحمت بن کر آئے۔ یعنی آپ ان تمام انبیاء کرام کے لئے بھی رحمت تھے جو اپنے اپنے وقت میں خود ایک رحمت کا وجود بن کر آئے کیونکہ رسولؐ اکرم پر ایمان لانے کے ساتھ ہی دوسرے تمام انبیاء پر خواہ وہ کسی بھی قوم کی طرف بھیجے گئے ہوں۔ ایمان لانا ضروری قرار دیا گیا اور آپؐ نے تمام انبیاء کرام کو صادق اور معصوم ٹھہرایا جیسا کہ خدا تعالیٰ سورۃ بقرہ میں فرماتا ہے کہ تم اقرار کرو کہ ہم خدا تعالیٰ پر اور جو کچھ ہماری طرف اتارا گیا ہے اور جو کچھ ابراہیم، اسماعیل، اسحٰق، یعقوب اور اس کی اولاد پر اتارا گیا تھا اور کچھ موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا تھا اور اسی طرح جو کچھ باقی انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا تھا۔ اس تمام وحی پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم ان میں سے ایک نبی اور دوسرے نبی کے درمیان کوئی بھی فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

اسی طرح سورۃ عنکبوت میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

اہل کتاب کو یہ جواب دو کہ جو ہم پر نازل ہوا اس پر بھی اور جو تم پر نازل ہوا ہے اس پر بھی ہم ایمان لاتے ہیں۔ ہمارا خدا اور تمہارا خدا ایک ہی ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

مندرجہ بالا آیات سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہم اس وقت تک آپ کے متبع ہو ہی نہیں سکتے جب تک کہ ہم تمام دوسرے انبیاء کرام اور ان کی کتابوں پر ایمان نہ لائیں اس کا مطلب یہ ہے رسولؐ اکرم نے تمام انبیاء کو ان کی وفات کے بعد بھی دنیا سے منوانے کا سلسلہ شروع رکھا جب ایک شخص آپ پر ایمان لاتا ہے تو وہ تمام نبیوں کو ان کی وفات کے کئی ہزار سال بعد خدا کا پاک نبی مان لیتا ہے۔ یہ کتنا بڑا احسان ہے جو رسول اکرم ﷺ نے دوسرے انبیاء پر کیا کہ رسولؐ اللہ نے نہ صرف اپنی ذات کو دنیا سے منوایا بلکہ تمام ان انبیاء کو جو ان سے پہلے گزر چکے تھے منوایا اور ہر ایک کو خدا کا پاک راستباز اور معصوم نبی قرار دیا۔

ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ رسولؐ اللہ حقیقتاً رحمۃ للعالمین ہیں اور رسولؐ اللہ کا چشمہ ہر آن جاری ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس فیض رحمت سے مستفید فرماوے اور اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔

بقیہ صفحہ 3

غرض وساوس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ذرائع بتائے ہیں۔ اول علم حاصل کرنا۔ دوسرے فیصلہ کی طاقت پیدا کرنا۔ جب یہ دونوں باتیں پیدا ہو جائیں تو پھر الوہیت کا پرتو پڑنا شروع ہو جاتا ہے اور اس وقت وساوس اثر نہیں ڈال سکتے۔

پس خوب یاد رکھو کہ مقابلہ کے لئے سامنے نکلے بغیر کبھی کامیابی نہیں ہوا کرتی۔ جو لوگ مقابلہ سے جی چراتے ہیں وہی شکست کھاتے ہیں اور ایک دفعہ مقابلہ سے خوف کھانے سے آئندہ حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔

......پس جن لوگوں نے اب تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ ان کا فرض ہے کہ وہ دین سے واقفیت پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنی توفیق ہمارے شامل حال کرے اور ہمیں ان علوم اور انوار کا وارث کرے۔ جو حضرت مسیح موعود کو اس نے اپنے فضل سے عطا فرمائے ہیں تا کہ دنیا میں ہدایت اور نور پھیلے۔ آمین ثم آمین

(الفضل 19 جون 1917ء از خطبات محمود جلد پنجم صفحہ 486)

خلافت احمدیہ کو حاصل شدہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور راہنمائی کا ایک نظارہ

تاریخ احمدیت کا ایک باب۔ پہلے امام بیت الفضل لندن کا ایک خواب

مکرم مطیع اللہ درد صاحب۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ساؤتھ ایسٹ لندن

حضرت مولانا عبدالرحیم درد رفیق حضرت مسیح موعود 1949ء سے 1955ء تک ربوہ میں مجھے اکثر اپنے پاس رکھتے تھے تاکہ وہ تنہا گھر میں نہ رہیں۔ ان کی دونوں بیگمات اور بچے لاہور میں رہائش پذیر تھے۔ چونکہ لوگ مجھے حضرت درد کے ساتھ رہتے ہوئے دیکھتے اس لئے بعض نے غلطی سے مجھے ان کا حقیقی لڑکا سمجھ لیا۔ درحقیقت میں حضرت درد صاحب کے چھوٹے بھائی حاجی برکت اللہ صاحب کا دوسرا لڑکا ہوں۔ میرے والد محترم ربوہ کے سب سے پہلے سب پوسٹ ماسٹر تھے۔

میری پیدائش قادیان میں ستمبر 1934ء کو ہوئی تھی اور حضرت مصلح موعود نے میرا نام مطیع اللہ رکھا تھا۔ 1951ء میں حضرت مرزا عزیز احمد نے مجھے تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلے کے لئے بھجوایا۔ آپ نے مکرم جنید ہاشمی صاحب جو کالج کے سپرنٹنڈنٹ تھے کوفون کیا کہ مطیع اللہ کو بھجوا رہا ہوں اسے داخل کرلو۔ جب میں کالج پہنچا تو مکرم جنید ہاشمی صاحب نے کہا اس فارم پر دستخط کردو باقی میں خود بھرلوں گا۔

انہوں نے کالج میں میرا نام مطیع اللہ درد ابن حضرت مولانا عبدالرحیم درد لکھ دیا جس کا مجھے دو سال کے بعد علم ہوا جب میری ایف اے کی سند آئی تو اس پر غلط ولدیت لکھی دیکھ کر میں حیران ہوا۔ یونیورسٹی میں ولدیت کی تصحیح کروائی مگر اب میں مطیع اللہ سے مطیع اللہ درد بن چکا تھا۔ میرے تایا جان حضرت درد جن کو گھر میں سب ابا جان کے نام سے پکارتے تھے اور میں بھی انہیں ابا جان ہی کہتا تھا شاید میرا یہ کہنا بعض لوگوں کی غلط فہمی کا موجب بن گیا ہو اور لوگ مجھے ان کا بیٹا سمجھنے لگ گئے !!

یہ میری خوش قسمتی تھی کہ مجھے حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق کی رفاقت میسر آئی اور سب سے بڑا فائدہ مجھے یہ پہنچا کہ مجھے سلسلہ احمدیہ کے بہت سے بزرگوں کی صحبت میسر آنے لگی جس میں حضرت مرزا بشیر احمد، حضرت مرزا شریف احمد، حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود کے میرے ہم عصر صاحبزادگان سے بھی دوستی، محبت و اخوت اور وفا کے رشتے قائم ہوگئے۔

دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ حضرت درد مجھے بعض دفعہ اپنی زندگی کے بعض واقعات سناتے۔ خاص طور پر انگلستان میں جماعت احمدیہ کی جو خدمات حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کی زیر ہدایت آپ کے ذریعہ انجام پذیر ہوئیں کا ذکر کرتے۔ تاریخ احمدیت میں اکثر کا ذکر آچکا ہے لیکن میں حضرت درد صاحب کے ایک خواب کا ذکر بیان کرنا چاہتا ہوں جو میں سمجھتا ہوں کہ انگلستان کی تاریخ احمدیت میں خاص طور پر ریکارڈ ہونا چاہئے۔ حضرت درد نے بتایا کہ وزیر ہند سے ملاقات سے پہلے میں نے ایک خواب دیکھا کہ:

ایک شیر ببر مجھ پر حملہ آور ہوا ہے اور میں اپنے دفاع کے لئے ایک درخت سے ایک چھوٹی سی سبز پتوں والی ٹہنی توڑ کر اپنے بچاؤ کے لئے اس شیر کو مارتا ہوں۔ وہ جب بھی مجھ پر حملہ کرنے آگے بڑھتا ہے تو میں اس سبز پتوں والی شاخ سے اسے پیچھے دھکیل دیتا ہوں۔ اس طرح وہ شیر میرے بار بار آہستہ آہستہ مارنے سے دبک کر ایک طرف خاموش ہوکر بیٹھ گیا۔

حضرت درد نے خواب کی یہ تعبیر کی کہ شیر ببر حکومت انگلستان کا نشان ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود کی راہنمائی اور دعاؤں کے طفیل یہ بات سمجھائی کہ وزیر ہند جو حکومت انگلستان کا نمائندہ ہے شیر ببر کی طرح تم پر حملہ کرے گا لیکن تم نے نہایت نرمی، متانت اور ادب سے اس کے ہر الزام کا جواب دینا ہے۔ سبز شاخ والی ٹہنی سے میں نے یہی سمجھا کہ مجھے اس کے ساتھ ایسی طرز پر گفتگو کرنی چاہئے جس سے وزیر ہند کو اصل حالات کا علم ہو جائے اور وہ حقیقت سے آگاہ ہوکر انصاف کرسکے۔

حضرت درد سے خواب سنے ہوئے نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ آپ 7 دسمبر 1955ء کو ربوہ میں دفتر میں کام کرتے ہوئے دل کے حملے سے وفات پا گئے اور خاکسار کو جب حضرت مصلح موعود نے 1959ء میں اپنے ایک خواب کی بنا پر حضرت درد کی قائم مقامی میں نائب ناظر لگایا۔

عزیزم مجیب الرحمٰن درد صاحب سابق نائب ناظر صنعت و تجارت ربوہ نے حضرت مولانا عبدالرحیم درد کی سوانح کے سلسلے میں ایک اعلان الفضل اخبار میں چھپوایا ہے جسے پڑھ کر مجھے اس خواب کا واقعہ یاد آیا جو مجھے حضرت درد نے ربوہ میں سنایا تھا۔ اب میں نے سوچا کہ اس واقعہ کی تحقیق کروں کہ حضرت درد کیوں لندن میں وزیر ہند سے ملے تھے؟ تاریخ احمدیت میں یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔ اختصاراً درج ذیل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے میاں فضل حسین صاحب رکن ایگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند کے نام ایک مکتوب میں تحریر فرمایا جو حکومت پنجاب کے غیر منصفانہ نوٹس کے خلاف جو حضرت مصلح موعود کو گورنر پنجاب کی زیر ہدایت دیا گیا تھا۔ (یہ واقعہ ان ایام سے تعلق رکھتا ہے جب احرار نے قادیان کے نواح میں 1934ء میں کانفرنس بلائی تھی جسے حکومت پنجاب کے افسران کی پشت پناہی حاصل تھی اور احرار فتنہ و فساد پر تلے بیٹھے تھے)۔

حضور نے فرمایا:۔

’’میرا پروگرام یہی ہے کہ پہلے حکومت پنجاب سے اپیل کروں پھر حکومت ہند سے پھر حکومت انگلستان سے اگر کہیں دادخواہی نہ ہوئی پھر جو علاج ممکن ہوا کروں گا‘‘۔

(تاریخ احمدیت جلد ہفتم ص516)

جماعت احمدیہ کی طرف سے حکومت پنجاب اور حکومت ہند دونوں کو اس طریق کے سلسلے میں ایک آزاد کمیشن بٹھانے کی بھی تجویز کی گئی مگر وہ قبول نہیں کی گئی۔ چنانچہ لکھا ہے۔ جماعت احمدیہ کی بعض شکایات بعض حکام کے خلاف گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں بصورت وفد پیش کرنے کے لئے چیف سیکرٹری صاحب پنجاب گورنمنٹ کو لکھا گیا۔ تا گورنر بہادر پنجاب کی خدمت میں درخواست کی جائے کہ ایک آزاد کمیشن بٹھایا جائے جو جماعت احمدیہ کی شکایات پر غیر جانبدار ہوکر غور کرے مگر گورنمنٹ پنجاب نے ہر دو طریق کو منظور نہ کیا اس کے بعد نظارت ہذا (امور عامہ۔ ناقل) نے دوسرا قدم اٹھایا اور وہ یہ تھا کہ گورنمنٹ ہند یا تو خود جماعت احمدیہ کا وفد قبول کرے یا پنجاب گورنمنٹ کو ہدایت کرے کہ ہمارے متذکرہ بالا صورتوں میں سے کسی صورت پر عملدرآمد کرے مگر گورنمنٹ ہند نے بھی ان ہر دو صورتوں میں سے کسی صورت کو قبول نہ کیا۔ اب تیسرا قدم جو نظارت ہذا کی طرف سے اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ آنریبل وزیر ہند لندن کی خدمت میں تمام خط و کتابت جو نظارت ہذا اور گورنمنٹ پنجاب و ہند کے درمیان ہوئی اس کی نقول ارسال کرتے ہوئے درخواست کی گئی کہ وہ پنجاب گورنمنٹ یا گورنمنٹ ہند کو ہدایت کریں کہ ہماری شکایات کو مجوزہ طریق سے سن کر ان پر غور کرے‘‘۔

(صدر انجمن کی رپورٹ سالانہ یکم مئی 1935ء ص165,164 تاریخ احمدیت جلد ہفتم ص519,18)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زبردست احتجاج نے حکومت پنجاب کو بالآخر اپنی غلطی کا اعتراف کرنے پر مجبور کردیا۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنے ایک مفصل مضمون میں اعلان فرمایا۔ حکومت پنجاب کی ان چٹھیوں کے علاوہ نائب وزیر ہند (Mr. Butler) نے مولوی عبدالرحیم درد امام (بیت) احمدیہ لندن کو جنہیں میں نے اس معاملہ میں حکومت برطانیہ کو توجہ دلانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ ایک خط کے ذریعے اطلاع دی ہے کہ حکومت ہند کی طرف سے انہیں یقین دلایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب اور اس کے افسروں نے اس معاملہ میں جو کچھ بھی کہا ہے اس کے کرتے وقت ان کے ذہن کے کسی گوشہ میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ وہ کوئی ایسا کام کریں جس سے جماعت احمدیہ کے جذبات کو...... کسی طرح ٹھیس لگے اور انہوں نے درد صاحب کو اس خط میں یہ یقین بھی دلایا ہے کہ حکومت کے اس فعل میں قطعاً کوئی غرض یا نیت نہ تھی کہ جماعت احمدیہ کی کسی قسم کی تحقیر ہو یا اس کے امام کے احترام میں کسی قسم کا فرق آئے۔

(الفضل 20 دسمبر 1934ء تاریخ احمدیت جلد ہفتم ص518)

اگرچہ مسٹر بٹلر سابق نائب وزیر ہند نے حکومت ہند کی معرفت حکومت پنجاب کو توجہ دلائی تھی اور حکومت پنجاب نے نوٹس کے بارے میں غلط بیانی کر کے اپنا پیچھا چھڑا لیا۔ اس پر بھی جہاں تک احمدیت کے خلاف جارحانہ پالیسی کا تعلق تھا اس میں نہ صرف کوئی فرق نہیں آیا بلکہ اور بھی زیادہ شدت پیدا ہوگئی اور گورنر سے لے کر ڈپٹی کمشنر تک برابر مخالفت میں سرگرم رہے اور جماعت احمدیہ کو باغی ثابت کرنے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا اور یہ سلسلہ کسی نہ کسی صورت میں انگریزی اقتدار کے خاتمے تک جاری رہا۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مئی 1936ء میں ایک خطبہ کے دوران بتایا کہ حکومت کی طرف سے یہ ہدایت جاری ہوئی کہ نہ سیدوں کو بھرتی کیا جائے نہ احمدیوں کو۔ اس کے بعد 8 ستمبر 1939ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

’’سلسلہ کے مٹانے کے لئے بیشک حکومت کے بعض نمائندوں نے بہت کچھ زور لگایا بلکہ اب تک زور لگا رہے ہیں اور پنجاب گورنمنٹ بھی بعض مواقع پر درمیان میں کودتی رہی ہے اور اس وقت بھی ہمارے لئے امن نہیں اور اب بھی ہمارے مقدس مذہبی مقامات چھیننے کے لئے طرح طرح کی تدبیریں کی جاتی ہیں۔...... اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کوئی زمانہ ایسا بھی آئے گا جب ہمیں انگریزی قوم کے ایک حصہ سے لڑنا پڑے گا مگر ہماری لڑائی مادی ہتھیاروں سے نہیں ہوگی بلکہ ویسی ہی ہوگی جیسے آجکل احرار سے ہماری جنگ ہے۔ کیونکہ اس وقت انگریزی قوم کے ایک حصہ کو جب یہ محسوس ہوگا کہ انگریز احمدیت میں داخل ہوتے جا رہے ہیں تو وہ ہم سے فساد کرنے کے لئے تیار ہوجائیں گے اور ہمارا فرض ہوگا کہ ہم ان کا مقابلہ کریں۔ مگر وہ زمانہ ابھی دور ہے‘‘۔

(الفضل 14 ستمبر 1939ء)

(تاریخ احمدیت جلد ہفتم ص520)

ان تاریخی واقعات سے اس بات کا بھی رد ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ ’’انگریز کا خودکاشتہ پودا‘‘ ہے بلکہ

یہ ثابت ہوتا ہے کہ پنجاب کے گورنر کو خیال پیدا ہوا کہ جماعت احمدیہ کی ترقی حکومت برطانیہ کے لئے مستقبل میں خطرہ بن جائے گی اور وہ اپنی حکومت کو بچانے کے لئے اپنے آپ کو ایک دور اندیش سیاستدان سمجھ کر ایسی حرکات پر اتر آیا جو حقیقت حال کے برعکس تھیں۔ خواہ مخواہ خلافت احمدیہ سے ٹکرا گیا اور بالآخر اسے اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑا اور ناکام و نامراد ہوا۔ لیکن خلافت احمدیہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے ارادوں کو ناکام کیا اور ہر قدم پر نہ صرف حضرت مصلح موعود کو فتح وظفر سے نوازا بلکہ آپ کے غلام امام بیت الفضل لندن کی خواب کے ذریعہ راہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور راہنمائی کے یہ نظارے آج ہمیں صرف حضرت مسیح موعود کی جماعت میں نظر آتے ہیں کہ ہمارا ایک زندہ خدا ہے جو آج بھی اسی طرح دین کے سچے دردمند خادموں کا رکھوالا اور نگہبان ہے اور ان تمام غلاموں کا جو خلافت احمدیہ کی اطاعت میں اور خلیفہ وقت کی ہدایات کی روشنی میں کام کرتے ہیں خود حافظ و ناصر ہو جاتا ہے۔

مکرم راشد احمد صاحب دھیڑوی

مچھلی قدرت کا انمول تحفہ

قدرت نے کچھ غذاؤں کو یہ شرف بخشا ہے کہ وہ دنیا بھر میں یکساں پسند کی جاتی ہیں اور ان کی مقبولیت میں کبھی بھی کمی نہیں آتی۔ مچھلی کا نام ایسی غذاؤں میں سرفہرست ہے، مغرب ہو یا مشرق، مچھلی ہر جگہ دل سے پسند اور دماغ سے قبول کی جاتی ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ بھی ہو کہ دیگر غذاؤں کے مقابلے میں دل و دماغ کو براہ راست فائدہ پہنچاتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے لئے سمندری شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا ہے یہ تمہارے اور مسافروں کے فائدے کے لئے ہے (سورہ المائدہ آیت: 97) اس آیت میں سمندری شکار سے مراد یقیناً مچھلی ہی ہے جو کھانے کے کام آتی ہے۔ پھر فرمایا اس نے سمندر کو بھی تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے تا کہ تم اس میں سے مچھلی کا تازہ گوشت کھاؤ (النحل آیت: 15) ایسے دور میں جب پھل، سبزیاں، گوشت اور بعض دیگر غذائیں غیر قدرتی طریقہ سے پیدا کی جا رہی ہیں، مچھلی کی افادیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

ماہرین صحت مچھلی کے گوشت کو دیگر جانوروں کے گوشت سے اعلیٰ اور بہتر قرار دیتے ہیں اور سب سے اچھا اور مکمل کھانا وہی ہے جس میں مچھلی بھی شامل ہو۔ اسے معدنی اجزاء بالخصوص جست یعنی ZINC کا خزانہ بھی کہتے ہیں جو دماغ کی نشوونما کے لئے بہترین جزو ہے۔ اس کے علاوہ پروٹین اور فیٹس کا بھی یہ ایک اہم اور بڑا ذریعہ ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ مچھلی سے حاصل ہونے والے پروٹین اور فیٹس دوسرے کے مقابلے میں کہیں زیادہ جلدی ہضم اور جذب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

ویسے تو مچھلی کی بے شمار اقسام ہیں لیکن تحقیق کرنے والوں نے مچھلی کو دو بڑے گروپوں میں تقسیم کیا ہے، ان میں ایک قسم چربی والی (Fatty) جبکہ دوسری بغیر چربی والی (Lean) ہے۔

چربی والی مچھلیوں میں میکرل، ہیرنگ، سیلمون، سارڈن اور ٹیونا وغیرہ شامل ہیں جبکہ بغیر چربی والی (Lean) مچھلیوں میں ہیڈ ڈاگ سول اور ٹربوٹ وغیرہ کے نمایاں نام ہیں۔ انہیں سفید مچھلی کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ کیوں کہ ان کے جسم پر سفید چھلکے ہوتے ہیں ان مچھلیوں میں پروٹین کی وافر مقدار شامل ہوتی ہے جبکہ چربی صرف برائے نام ہی ہوتی ہے۔ ماہرین کی رائے ہے کہ چربی والی مچھلی (Fatty Fish) ہفتے میں دو یا تین مرتبہ ضرور کھانی چاہئے۔ یہ کسی بھی سمندری خوراک (Sea Food) کا بہترین نعم البدل ہے اور جسم میں غذا کی کمی کو پورا کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے اس کے علاوہ ایسی خرابیوں کو بھی دور کرتی ہے جو غذائیت کی کمی کے باعث جسم میں پیدا ہو جاتی ہے۔ تحقیق کاروں کا کہنا ہے کہ روزانہ ایک اونس مچھلی کھانے سے جسمانی خلیات کو صحت مند رہنے میں مدد ملتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس سے دل کی بیماریوں میں کمی اور جسمانی خلیات کی مرمت کا نظام بھی فعال ہوتا ہے، جو علاقے پانیوں کے کنارے آباد ہیں اور جہاں پر مچھلی کا استعمال کثرت سے کیا جاتا ہے وہاں پر دل کی بیماریاں بہت کم ہوتی ہیں اور برائے نام ہوتی ہیں اور وہ لوگ ہمیشہ چاق و چوبند صحت مند اور تندرست و توانا ہوتے ہیں اور وہاں لوگ زیادہ موٹے بھی نہیں ہوتے۔

تحقیق کے مطابق تمام مچھلیوں میں معدنی اجزاء اور پروٹین اور وٹامنز کی کثیر مقدار موجود ہوتی ہے جو بہت جلد ہضم ہو جاتے ہیں تاہم سمندری مچھلی میں تازہ پانی کی نسبت کہیں زیادہ معدنی اجزاء پروٹین اور غذائیت والی ہوتی ہے۔ ماہرین آجکل اس بات کی تحقیق کر رہے ہیں کہ مچھلی کھانے سے انسانی زندگی کو کس حد تک تحفظ ملتا ہے اور یہاں تک کہ اسے بطور دوا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

حالیہ تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ افراد جو مچھلی نہیں کھاتے ان میں شریانوں اور انتڑیوں کی سختی یا چربی کے باعث شریانوں کی بندش کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں یہی چربی بعد ازاں امراض قلب، بلڈ پریشر، شوگر، موٹاپے اور دیگر امراض کا باعث بن جاتی ہے۔ جبکہ اس کے مقابلے میں وہ افراد جو مچھلی باقاعدہ استعمال کرتے ہیں ان میں اس قسم کے امراض کم ہی دیکھنے میں آتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مچھلی کی چربی یا تیل میں اومیگا 3 نامی فیٹی ایسڈ موجود ہوتے ہیں جو جسم میں خون کی گردش کو بہتر بنانے میں نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں، یہی نہیں بلکہ چربی کو انتڑیوں یا شریانوں میں جمنے سے روکتے ہیں یہاں تک کہ یہ ایسڈز جسم میں جمع شدہ چربی کو پگھلانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

سائنس دانوں کے مطابق مچھلی کا تیل سبزیوں کے تیل کی طرح (Polyunsaturated) ہوتا ہے جو جسم میں موجود خراب کولیسٹرول کو کم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تاہم جسم مچھلی کے تیل کی ساخیاتی حیثیت سبزیوں کے تیل سے مختلف ہوتی ہے کیونکہ سبزیوں کے تیل میں اومیگا 6 نامی فیٹی ایسڈز ہوتے ہیں ان کا کام جسم کے لئے ضروری اور بنیادی کیمیکلز تیار کرنا ہوتا ہے جنہیں سائنس کی زبان میں (Prostaglandins) کہتے ہیں۔ ان میں ہارمونز اور وٹامنز، انزائمز اور کیٹالس کے کچھ اجزاء ہوتے ہیں اور جسم کی تمام نسیں انہیں گلینڈز پر مشتمل ہوتی ہیں۔ مچھلی کے تیل میں موجود اومیگا 3 فیٹی ایسڈز کا کام پراسٹا گلینڈز کی کارکردگی کی دیکھ بھال کرنا ہوتا ہے یا یوں سمجھ لیں کہ یہ نسوں کی تعمیر و مرمت میں مدد دیتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق مچھلی جوڑوں کے درد، آنتوں کی سختی اور جوڑوں کی سوجن میں انتہائی مفید ثابت ہوتی ہے۔ دل سے متعلق امراض میں بھی مچھلی کا استعمال اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ آنتوں کا سکڑ جانا یا شریانوں کی بندش، ہائی بلڈ پریشر یہاں تک کہ دل کے دورہ کو بھی روکنے میں مچھلی بہت مفید غذا ہے۔ خصوصاً وہ افراد جو دل کی پلاسٹک سرجری (Angioplasty) کراتے ہیں ڈاکٹرز کہتے ہیں اگر باقاعدہ مچھلی استعمال کریں تو شریانوں کے دوبارہ بند ہونے یا سکڑنے کے خطرات 40 سے 50 فیصد تک کم ہو سکتے ہیں خارش وغیرہ میں بھی مچھلی کا تیل اور مچھلی فائدہ پہنچاتی ہے۔

اس کے علاوہ دمے کے حملے، آدھے سر کا درد (میگرین) وغیرہ میں بھی مچھلی کا تیل فائدہ پہنچاتا ہے۔ کراچی میں ساحل سمندر پر بہت بڑا علاقہ جو فیشریز کے لئے مخصوص ہے اور بے شمار خاندانوں کا ذریعہ معاش مچھلی کے شکار پر ہے۔ بڑی کشتیوں اور جہازوں کے ذریعے اس کا شکار کیا جاتا ہے اور بحری جہازوں کے ذریعے یہ بیرون ملک درآمد کی جاتی ہیں اور یہ مچھیرے نسل در نسل اس کام سے منسلک ہیں۔ آج کل گورنمنٹ آف پاکستان اس سلسلہ میں لوگوں کو چھوٹے قرضے مہیا کر رہی ہے جس میں فش فارمنگ، اور ڈیری فارمنگ کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے تا کہ لوگوں کی ضروریات کو کافی حد تک پورا کیا جا سکے۔ فش فارمنگ کے لئے بنجر زمینوں کا اکثر استعمال کیا جاتا ہے تا کہ ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے فش فارم میں چھ ماہ سے ایک سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے اور مچھلی تیار ہو جاتی ہے، اس کی باقاعدہ منڈیاں بنائی گئیں ہیں۔

جو علاقے دریا یا سمندر کے کنارے آباد ہیں وہاں کے لوگوں کا انحصار زیادہ تر مچھلی کے شکار پر ہوتا ہے اور اس کو استعمال کرتے ہیں اور قدرت کے اس بہترین تحفہ سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں اور وہ بھی مفت میں۔ چائنہ، ویت نام، بنگلہ دیش، سری لنکا، انڈونیشیا، ملائیشیا اور فلپائن وغیرہ شامل ہیں یہاں کے لوگ چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کو خشک کر کے سارا سال استعمال کرتے اور کھاتے ہیں۔ مچھلی جتنی چھوٹی ہوگی اس کی غذائیت اتنی ہی زیادہ ہوگی اور جتنی مچھلی بڑی ہوگی اس کی غذائیت اتنی ہی کم ہوگی۔

چند احتیاطیں

1۔ مچھلی کا زیادہ فائدہ حاصل کرنا ہو تو اس کو کم سے کم فرائی کریں اور اسے زیادہ تر بیکڈ استعمال کریں۔

2۔ کوشش کریں کہ سمندر یا دریا کی مچھلی استعمال کی جائے، ندی نالوں کی مچھلی آلودگی سے متاثر ہو سکتی ہے۔

3۔ بہت زیادہ بڑے سائز کی مچھلی خریدنے سے گریز کریں بلکہ چھوٹے سائز کی مچھلی زیادہ بہتر رہتی ہے اور غذائیت سے بھرپور بھی۔

4۔ ہمیشہ ایک ہی قسم کی مچھلی مت کھائیں بلکہ قسمیں بدلتے رہیں۔

5۔ مچھلی کی کھال یا جلد کھانے سے گریز کریں پکانے سے قبل اچھی طرح چھلکے صاف کر لیں کیونکہ بعض اوقات ان کی جلد میں زہریلے کیمیکلز بھی پائے جاتے ہیں۔

6۔ جوڑوں کے درد یعنی نقرس کے مریض چربی والی مچھلی (Fatty Fish) کا استعمال نہ کریں بلکہ سفید مچھلی کھائیں یہ ان کے لئے بہتر رہے گی۔

7۔ مچھلی کو بطور دوا استعمال کرنے سے قبل ڈاکٹر سے مشورہ ضرور کر لیں کیونکہ ہو سکتا ہے کسی ایک بیماری میں یہ مفید نہ بھی ہو۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمد مقصود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 14 ستمبر 2009ء کو شادی کے سات سال بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت وقف نو میں قبول فرمایا ہے بچی کا نام نورالعین تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم ڈاکٹر محمد طفیل نسیم صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سانگلہ ہل کی پوتی اور مکرم میاں سرفراز احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ سانگلہ ہل کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی اور فعال لمبی زندگی سے نوازے نیز خادمہ دین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم رائے محمد زاہد بھٹی صاحب سیکرٹری تحریک جدید دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی عزیزہ غزالہ تحریم زاہد واقفہ نو عمر 3 سال گزشتہ کچھ عرصہ سے جلد کی بیماری میں مبتلا ہے۔ اب صحت پہلے سے کافی بہتر ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم میری بیٹی کو مکمل شفاء عطا فرمائے اور ہر قسم کی بیماری کے نقصان دہ اثرات سے ہمیشہ کیلئے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم رمیض احمد صاحب دارالیمن غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ صفیہ اسماعیل صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسماعیل صاحب مرحوم کے دائیں بازو میں مورخہ 12 نومبر 2009ء کو ایکسیڈنٹ کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے اور سر پر بھی شدید چوٹ آئی ہے۔ اس وقت فضل عمر ہسپتال کے زبیدہ بانی ونگ میں زیر علاج ہیں۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت عطا کرے اور مزید کسی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرمہ شاہدہ سید صاحبہ آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ضلع لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے شوہر مکرم سید مودود احمد شاہ صاحب بخاری ایک عرصہ سے ریڑھ کی ہڈی کے مہروں کی بناوٹ میں تبدیلی کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم علیم الدین قمر صاحب محلّہ دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھائی محترم ماسٹر بشارت احمد صاحب عرصہ 4 ماہ سے جگر کے کینسر کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ لندن کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت اور کامل شفایابی سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ عابدہ شعیب صاحبہ زوجہ مکرم محمد شعیب صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری بھابی محترمہ انیلہ نصیر صاحبہ زوجہ مکرم نصیر الدین صاحب سیکرٹری وصایا کورنگی کراچی مورخہ 11/اکتوبر 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ وفات کے وقت ان کی عمر 35 سال تھی۔ 13/اکتوبر 2009ء کو حلقہ کورنگی کراچی میں مکرم محمد عثمان شاہد صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ 14/اکتوبر 2009ء کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز عصر بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد محترم ضمیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہت ہی نیک اور ملنسار تھیں۔ آپ نے سوگواران میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں جن میں سے ایک بیٹی کی عمر ایک دن ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند درجہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی اولاد کو خلافت اور نظام جماعت سے ہمیشہ وابستہ رکھے۔ آمین

ضرورت خواتین لیکچرار

گورنمنٹ آف دی پنجاب ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ لاہور کے اعلان کے مطابق گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں درج ذیل مضامین کیلئے خواتین لیکچرار کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

اردو ، انگلش ، فارسی ، عربی ، فلاسفی ، اکنامکس ، تاریخ ، پولیٹیکل سائنس ، سوشل ورک ، لائبریرین ، ہیلتھ اینڈ فزیکل ایجوکیشن، اسلامیات

امیدوار کا متعلقہ مضامین میں ایم اے ماسٹر ڈگری میں سیکنڈ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ امیدوار اپنی (CV) مورخہ 18 نومبر 2009ء تک کالج ہذا کے دفتر میں جمع کروائیں (شرائط اور قوانین لاگو ہیں) انٹرویو مورخہ 20 نومبر کو صبح 9 بجے دفتر پرنسپل کالج ہذا میں ہوگا۔

(پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

بقیہ از صفحہ 1 ضرورت محررین

نوٹ: (1) درخواست دینے کے لئے عمر کی حد 18 تا 25 سال ہے۔

(2) کمپیوٹر جاننے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

مطلوبہ معیار پر پورا اترنے والے امیدوار اپنی درخواستیں تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول، صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ مورخہ 30 نومبر 2009ء تک دفتر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

نصاب امتحان درجہ اول

(الف) قرآن مجید ناظرہ۔ پہلے پانچ پارے باترجمہ۔ چالیس جواہر پارے

(ب) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں عام معلومات۔ برکات الدعا۔ کشتی نوح۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ تاریخ اسلام خلفائے راشدین تک، مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ۔ نظم از درثمین (مناجات)

(ج) انگریزی معیار مطابق گریجوایشن۔ حساب مطابق معیار میٹرک۔ عام معلومات۔

نصاب امتحان درجہ دوم

(الف) قران مجید ناظرہ مکمل۔ پہلا پارہ باترجمہ۔ چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ۔

(ب) کشتی نوح۔ برکات الدعا۔ عام دینی معلومات

مضمون:۔ بابت عقائد جماعت احمدیہ۔ نظم از درثمین (شان اسلام)

(ج) انگریزی و حساب مطابق معیار میٹرک۔ عام معلومات۔

(1) امیدوار کا خوشخط ہونا ضروری ہوگا۔

(2) ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہوگا۔ کامیاب ہونے کے لئے 50 فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہوں گے۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان
فون نمبر 047-6213470)

ضرورت انگلش ٹیچر

☆مریم گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے ایک انگلش ٹیچر کی ضرورت ہے۔

☆تعلیمی قابلیت:۔ ایم۔اے انگلش/بی۔اے (انگلش لٹریچر) بی۔ایڈ/ایم۔ایڈ اضافی قابلیت شمار ہو گی۔

خدمت دین کا جذبہ رکھنے والی اپنی خواتین درخواستیں مع اسناد و شناختی کارڈ کی کاپی بنام مکرم ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ کو بھجوا دیں۔ درخواست پر اپنا مکمل ایڈریس اور فون نمبر ضرور تحریر کریں۔

(پرنسپل مریم گرلز ہائی سکول ربوہ)

(بقیہ از صفحہ 1)

اول: مکرم محمد صادق صاحب دارالیمن وسطی سلام ربوہ

دوم ☆مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب جوہر ٹاؤن لاہور

☆مکرم مبارک احمد شاہد صاحب جوہر ٹاؤن لاہور

سوم ☆مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب عزیز آباد کراچی

☆مکرم بشارت احمد طاہر کھاریاں ضلع گجرات

☆مکرم ناصر احمد ڈوگر صاحب۔ ناصر آباد شرقی ربوہ

اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والے انصار

1۔مکرم آرکیٹیکٹ شعیب احمد ہاشمی صاحب گلشن اقبال غربی کراچی

2۔مکرم میاں مجید الرحمٰن حمید صاحب فیصل ٹاؤن لاہور

3۔مکرم توقیر احمد ملک صاحب واہ کینٹ راولپنڈی

4۔مکرم سردار علی صاحب شالامار ٹاؤن لاہور

5۔مکرم رحمت علی ظہور صاحب شالامار ٹاؤن لاہور

6۔مکرم اعجاز احمد محمود صاحب دارالسلام لاہور

7۔مکرم رانا نصیر محمد خان صاحب رائے ونڈ ضلع لاہور

8۔مکرم عبدالمنان فیاض صاحب اسلام آباد شرقی

9۔مکرم ڈاکٹر راجہ بصیر احمد ابصار صاحب دارالصدر شمالی ہدیٰ۔ ربوہ

10۔مکرم مظفر احمد صاحب دارالنصر شرقی محمود ربوہ

افسوسناک حادثہ

مکرم ملک دوست محمد صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بھابی مکرمہ فرمان روف صاحبہ عمر 38 سال صدر لجنہ پیلووینس ضلع خوشاب اہلیہ مکرم ملک عبدالرؤف پٹواری صاحب اپنی دو بیٹیوں امۃ الباری واقفہ نو عمر 4 سال آصفہ ہزال عمر پونے دو سال کے ساتھ 4 نومبر 2009ء کو کار کے دریائے جہلم کے گہرے پانی میں گرنے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں آپ نہایت مخلص اور ایماندار، مہمان نواز، خوش مزاج خلافت سے محبت رکھنے والی اپنے عزیز واقارب سے محبت اور شفقت کا سلوک کرنے والی تھیں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے تمام پسماندگان اور لواحقین کو ان تینوں کی وفات کا صدمہ صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ (مینیجر الفضل)

کف سرور (Cough Saroor)
بچوں میں عموماً کھانسی بلغم سانس کی تکلیف کیلئے مفید قیمت -/10 روپے
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک رحمت بازار ربوہ
0333-6568240

(بقیہ از صفحہ 1)

اسی طرح ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا:

"(بیوت الذکر) کی آبادی کا یہ انتظام اگر جاری رہے گا، اس میں سستی نہیں آئے گی۔ اب اس میں صرف ربوہ ہی نہیں بلکہ جہاں جہاں احمدی آبادیاں ہیں، اپنی (بیوت الذکر) کو آباد رکھنے کی کوشش کریں گی اور ہماری (بیوت الذکر) تنگ پڑنی شروع ہوجائیں گی۔ اتنی حاضری ہوگی کہ ہر بچہ، ہر بوڑھا، ہر جوان نمازوں کے دوران (بیت الذکر) کی طرف جائے گا۔ تو یہ کیفیت جب ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ بھی ہماری دعاؤں کو بہت سنے گا۔ اسی طرح گھروں میں بھی خواتین نمازوں اور عبادات کا خاص اہتمام کریں اور پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کس طرح مدد کو آتا ہے۔"

(مرسلہ: ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

(بقیہ از صفحہ 2)

3-35 am جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
4-45 am خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مارچ 1985ء
6-05 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6-25 am تلاوت، درس حدیث
6-45 am لقاء مع العرب
7-55 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
8-10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مارچ 1985ء
9-35 am سفید بادلوں کی سرزمین
10-10 am ہومیو پیتھی
10-45 am جلسہ سالانہ جرمنی 2004ء
12-00 pm تلاوت، درس ملفوظات
12-30 pm بستان وقف نو
2-00 pm فیتھ میٹرز
3-05 pm ملاقات پروگرام (انگریزی)
4-05 pm انڈونیشین سروس
5-05 pm پشتو سروس
5-50 pm تلاوت، درس ملفوظات
6-25 pm یسرنا القرآن
6-50 pm جلسہ سالانہ قادیان 2005ء
7-50 pm Shotter Shandhane
8-55 pm ترجمۃ القرآن
9-55 pm خلافت احمدیہ
10-15 pm یسرنا القرآن
10-40 pm ملاقات پروگرام (انگریزی زبان)

مکان برائے فروخت

تعمیر شدہ مکان 15/3 رقبہ 4 مرلہ (نزد بیت برکات ربوہ) برائے فروخت ہے

رابطہ: عبدالعزیز مجاہد

فون: 047-6211223 موبائل: 0321-4762780

ربوہ میں طلوع وغروب 16۔نومبر

طلوع فجر	5:09
طلوع آفتاب	6:35
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:11

سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا

عنبری کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوجاتے ہیں

فی ڈبی 200 روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 047-6212434

علی تکہ شاپ

ایک نئے انداز میں نئی ورائٹی کے ساتھ

شاندار افتتاح عنقریب

بالمقابل گلشن احمد نرسری کالج روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: محمد اکبر: 0331-7724039

ایک قدم اور آگے

اب خواتین کی پرزور فرمائش پر لیڈیز بوتیک سوٹ کا بھی اضافہ

بچے اور بچیوں کے تمام ملبوسات کے ساتھ نوزائیدہ بچوں کی بھرپور ورائٹی بھی مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

خان بابا گارمنٹس گولبازار ربوہ

فون: 047-6212233 موبائل: 0300-7700224

گلوبل کوریئر سروس

اندرون ملک اور بیرون ملک پارسل کی ترسیل اور عید کیلئے خصوصی پیکج

1۔UK انگلینڈ	5 کلو 2100	فی کلو 240
2۔جرمنی، فرانس، ہالینڈ	5 کلو 2700	فی کلو 270
3۔آسٹریلیا	5 کلو 3350	فی کلو 450
4۔امریکہ	5 کلو 3350	فی کلو 440
5۔کینیڈا	5 کلو 3800	فی کلو 450

مزید ممالک یورپین ممالک کیلئے خصوصی رعایت ایک فون کال پر پک اپ کی سہولت بھی موجود ہے۔

فون آفس: 047-6215744 موبائل: 0334-6365127

Sky Net اقصیٰ چوک، مسرور پلازہ۔ربوہ

FD-10